

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں : وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ، مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، وَغَيْرِهِمْ، أَنَّ الْحَامِلَ الْمُتَوَقِّفَ عَنْهَا زَوْجَهَا إِذَا وَضَعَتْ، فَقَدْ حَلَّ لَهَا التَّزْوِيجُ، وَإِنْ لَمْ تَكُنْ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا.

”اکثر اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے، جن میں نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام بھی شامل ہیں کہ جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے اور وہ حاملہ ہو تو بچے کی ولادت کے بعد اس کے لیے نکاح کرنا جائز ہے، خواہ اس کی عدت کا عرصہ ابھی نہ گزرا ہو۔“

(سنن الترمذی، تحت الحديث : 1193)

سوال (۱۲) : کیا بچے کی شرمگاہ دھونے سے ماں کا وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب : وضو نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ اس پر شریعت کی کوئی دلیل نہیں۔

سوال (۱۳) : وضو کے لیے پانی اور تیمم کے لیے پاک مٹی، دونوں نہ

ملنے کی صورت میں نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب : اگر کسی انسان کو نہ وضو کے لیے پانی ملے نہ تیمم کے لیے مٹی، تو بھی

وہ مکلف (احکام الہی کا پابند) ہے۔ اس پر نماز پڑھنا ضروری ہے، جیسا کہ :

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے : أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلَادَةً

فَهَلَكَتْ، فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَوَجَدَهَا،

فَأَذَرَتْهُمْ الصَّلَاةَ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، فَصَلُّوا، فَشَكُّوا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ التَّيْمُمِ .

”انہوں نے سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے ایک ہار ادھار لیا جو کہ گم ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے

ایک شخص کو تلاش کے لیے بھیجا تو وہ مل گیا۔ اسی اثنا میں نماز کا وقت ہو گیا، لیکن ان کے پاس

پانی نہ تھا۔ انہوں نے اسی طرح بغیر وضو کے نماز پڑھ لی۔ پھر رسول اللہ ﷺ کو اس بات کی خبر دی تو اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمادی۔“ (صحیح البخاری: 336)

یعنی آیت تیمم کے نزول سے پہلے پانی نہ ہونے کی صورت میں صحابہ کرام نے نماز ادا کر لی تھی۔ گویا ان کے پاس نہ پانی تھا، نہ مٹی، کیونکہ مٹی کے استعمال کی ابھی اجازت نہیں تھی۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث سے یہی مسئلہ ثابت کیا ہے، ان کی ترویج یہ ہے:

بَابُ إِذَا لَمْ يَجِدْ مَاءً وَلَا تُرَابًا .

”اس صورت حال کا بیان جب نمازی کو نہ پانی ملے نہ مٹی۔“

شرح صحیح بخاری، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (773-852ھ) فرماتے ہیں:

فَفِيهِ دَلِيلٌ عَلَى وَجُوبِ الصَّلَاةِ لِفَاقِدِ الطَّهْوَرَيْنِ، وَوَجْهُهُ أَنَّهُمْ صَلَّوْا مُعْتَقِدِينَ وَجُوبَ ذَلِكَ، وَلَوْ كَانَتِ الصَّلَاةُ حِينَئِذٍ مَمْنُوعَةً لَأَنْكَرَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ . ”یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ پانی اور مٹی دونوں نہ ملنے کی صورت میں بھی نماز فرض ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ صحابہ کرام نے اس موقع پر نماز کو فرض سمجھتے ہوئے ہی اسے ادا کیا تھا۔ اگر ایسی حالت میں نماز ممنوع ہوتی تو نبی اکرم ﷺ ان کو اس سے منع فرماتے۔“ (فتح الباری: 440/1)

سوال (۴۷): نفاس (بچے کی ولادت پر جاری ہونے والے خون) کی

کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ مدت کیا ہے؟

جواب: نفاس کی کم سے کم مدت مقرر نہیں، البتہ زیادہ سے زیادہ چالیس دن ہے۔

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تَجَلَّسُ النِّفْسَاءُ نَحْوًا مِّنْ

أَرْبَعِينَ يَوْمًا . ”نفاس والی عورت (زیادہ سے زیادہ) قریباً چالیس دن نماز روزے

سے رُکے گی۔“ (مصنف ابن أبي شيبة: 28/4، السنن الكبرى للبيهقي: 341/1، وسنده صحيح)